تبصرہ کتب

امریکہ میں اسلام

مؤلف : اکمل علیمی
ناشر : جنگ پبلشرز - لاہور
صفحات : ۱۰۴+۸
ماہ وسال اشاعت : مئی ۱۹۹۷ء
قیمت : ۱۵۰ روپے

مشرقی یورپ کے استثناء کے ساتھ مغربی دُنیا میں قابلِ لحاظ مسلم آبادی کی موجودگی گزشتہ پچاس برسوں کی سیاسی وسماجی تبدیلیوں کا نتیجہ ہے۔ مغربی دُنیا کے اہلِ علم کی اسلام اور مسلمانوں سے دلچسپی خاصی پرانی ہے، مگر اپنے معاشروں میں اسلام کی موجودگی اور اس کا مطالعہ اُن کے لیے ایک نیا موضوع ہے۔ مغربی دُنیا کی جامعات اور ذرائع ابلاغ نے نووارد مسلمانوں کے بارے میں اس قدر لکھا اور نشر کیا ہے کہ "مغرب میں اسلام" کے موضوع پر مرتب کی گئی کتابیات سیکڑوں صفحات پر محیط ہے۔ خوش آئند امر ہے کہ اُردو میں مغرب کی ابھرتی ہوئی مسلمان آبادیوں کے بارے میں لکھا جانے لگا ہے، اور ان کتابوں سے اعتناء بھی کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے کی تازہ ترین کاوش "امریکہ میں اسلام" پیشِ نظر ہے جو بنیادی طور پر "وائس آف امریکہ" کے ایک نشری پروگرام کی تحریری شکل ہے۔

۲۶ کروڑ آبادی کے ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں غیر سرکاری اعدادو شمار کے مطابق مسلمان ساٹھ لاکھ ہیں، اور اسلام گزشتہ چند عشروں میں سب سے زیادہ تیزی سے پھیلنے والا مذہب ہے۔ ایک رائے کے مطابق اگر مسلمانوں کی آبادی موجودہ رفتار سے بڑھتی رہی تو ۲۰۱۵ء میں اسلام، مسیحیت کے بعد امریکہ کا دوسرا بڑا مذہب ہوگا۔ سماجی پس منظر کے حوالے سے امریکی مسلمانوں میں ۴۲ فیصد افریقی - امریکی ہیں، ایک فیصد سے کچھ زیادہ مقامی سفید فام لوگ ہیں، اور باقی ۵۷ فیصد آبادی مختلف ملکوں سے ترک سکونت کر کے جانے والوں اور اُن کی اولاد و اخلاف پر مشتمل ہے۔ زیرِ نظر کتاب کے مصنف کی تحقیق کے مطابق "امریکہ میں مسلم آبادی کا فرقہ وارانہ تناسب کم و بیش وہی ہے جو آپ

برصغیر میں دیکھتے ہیں یعنی ۸۰ فیصد اہلِ سنت و الجماعت ہیں، ایک فیصد شیعہ ہیں، باقی ۱۹ فیصد میں غالب اکثریت افریقی نسل کے وہ امریکی ہیں جو شمالی امریکہ میں اسلام کی پیغامبری کے دعویدار الایجا محمد مرحوم کے پیروکار ہیں (ص ۱۱)۔"

مسلم آبادی امریکی معاشرے میں بتدریج اپنا سیاسی و سماجی مقام بنا رہی ہے۔ سیاسی اور سرکاری سطح پر اسے تسلیم کیا جارہا ہے، اور مسلمانوں کے مذہبی حقوق کا احترام کیا جانے لگا ہے، حتیٰ کہ امریکی مسلح افواج میں پانچ ہزار مسلمان موجود ہیں۔ اس مثبت پہلو کے ساتھ مسلمانوں کے خلاف بہت سی غلط فہمیاں موجود ہیں، اُن کی مساجد اور مراکز پر حملے کیے جاتے ہیں، اور اُنہیں نسلی و مذہبی منافرت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مسلمانوں کے خلاف ذرائع ابلاغ نے "بنیاد پرستی" کا ہوا کھڑا کر رکھا ہے، اور ایک عام امریکی کے ذہن میں شکوک پیدا کرنے میں مصروف ہیں۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اسلام کا پیغام کس طرح پہنچا؟ ابتدائی لوگ جو اسلام سے متاثر ہوئے، اُنھوں نے اپنی تعلیمات میں اسلام کو کس طرح شامل کیا، اور آخر الامر اہلِ سنت و جماعت کے عقیدہ و عمل کے مطابق اسلام کس طرح متعارف ہوا، ان سوالوں کے جواب زیر نظر کتاب میں دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ سیاسی اعتبار سے آج امریکہ میں الایجا محمد کی قائم کردہ تنظیم "نیشن آف اسلام" کو زیادہ اہمیت حاصل ہے، (سال ڈیڑھ پہلے اِس جماعت کے رہنما لوئیس فراخان نے دس لاکھ افریقی امریکیوں کو دارالحکومت واشنگٹن ڈی ۔ سی میں جمع ہوکر اپنی قوت کے اظہار کے لیے کہا تھا۔) اور اِسی لیے کتاب میں اس کے شاذ عقائد کے باوجود اسے زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

جناب اکمل علیمی نے ہر اُس گروہ کو مسلمان شمار کیا ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف "نیشن آف اسلام" کو مسلمان شمار کرتے ہوئے گفتگو کی گئی ہے، بلکہ قادیانیوں کو بھی اس زمرے میں شمار کیا گیا ہے، اور اُن کی تبلیغی کوششوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ کتاب بحیثیتِ مجموعی، نشری تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے، امریکی مسلمانوں کی تاریخ، تنظیم، باہمی اختلافات اور ان کے سیاسی و سماجی مقام پر مفید معلومات کی حامل ہے۔

دورانِ مطالعہ میں محسوس ہوا کہ مؤلف کی معلومات کہیں کہیں درست نہیں۔ مثال کے طور پر مشرقِ وسطیٰ کی ایک سیاسی جماعت "حزب التحریر" کا ذکر جنوب مشرقی ایشیا کی جماعت کی حیثیت سے کیا گیا ہے (ص ۲۴)۔ دستورِ پاکستان کی آئینی ترمیم جس میں احمدیوں (یا قادیانیوں) کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا، کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے: "پاکستان کی قومی اسمبلی نے کثرت رائے سے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا (ص ۳۱)۔" واضح ہونا چاہیے تھا کہ قومی اسمبلی کا یہ اقدام کوئی عام قانون سازی نہ تھی، بلکہ ایک دستوری ترمیم تھی، نیز یہ ترمیم کثرتِ رائے سے نہیں، بلکہ اتفاق رائے سے منظور کی گئی تھی۔ انگریزی زبان میں قرآن کریم کے مترجم اور انجمن احمدیہ اشاعت اسلام - لاہور کے مولوی محمد علی

کو "مولانا محمد علی جالندھری" لکھا گیا ہے (ص ۳۱، ص ۴۰)، مترجم قرآن "لاہوری" کی صفتِ نسبتی سے مشہور ہیں، مولانا محمد علی جالندھری مجلس تحفظِ ختم نبوت کے مشہور رہنما گزرے ہیں۔ صفحہ ۷۰ پر ۱۹۶۰ء کے عشرے میں مسلم دُنیا میں آنے والی بعض تبدیلیوں کے ذکر میں لکھا گیا ہے: "آیت اللہ خمینی کو ایران سے نکال دیا گیا۔ پاکستان میں جماعت اسلامی پر پابندی عائد ہوئی اور اس کے رہنما سیّد ابوالاعلیٰ مودودی کو سزائے موت کا حکم ہوا (ص ۷۰)۔" ۱۹۶۴ء میں جماعت اسلامی پاکستان یقیناً خلافِ قانون قرار دی گئی تھی، مگر سیّد مودودی کو سزائے موت اِس مرحلے پر نہیں، بلکہ اِس سے بہت پہلے ۱۹۵۳ء کے فسادات کی آڑ میں دی گئی تھی۔

ڈاکٹر غلام نبی فائی نے کتاب پر دیباچہ لکھا ہے جو انگریزی میں ہے، واللہ اعلم اِس کا اُردو ترجمہ شامل نہ کرنے میں کیا مصلحت تھی۔ کتاب میں جن امریکی افراد اور تنظیموں کے نام آئے ہیں (اور بالعموم اُردو قارئین اُن سے آگاہ نہیں)، اُن کی ایک فہرست انگریزی زبان میں فراہم کی گئی ہے، تاکہ کم از کم انگریزی جاننے والے صحیح تلفظ سے آگاہ رہیں۔ کتابت کی اغلاط تو ہیں ہی، صفحات ۸۵ - ۸۶ کا لوازمہ متصلاً دوبارہ نقل ہوگیا ہے۔ اسی طرح "تعارف" (ص ۹) کی ابتدائی دس سطریں، "حرفِ آخر" (ص ۱۰۱) میں من و عن درج کی گئی ہیں۔ "حرفِ آخر" (ص ۱۰۱ - ۱۰۳) کا باقی حصّہ بھی کتاب کے صفحات ۷۹ - ۸۱ میں نقل ہوچکا ہے۔

کتاب سادہ جلد اور خوبصورت مصوّر گردپوش سے مزیّن ہے جس میں امریکی جھنڈے کو بتدریج سبز ہوتا دکھایا گیا ہے۔

(ادارہ)

---

* نیا عہد نامہ قرآن مجید ہے نہ کہ انجیل

جناب عبداللطیف مسعود نے اس رسالہ میں قرآن مجید اور بائبل مقدّس سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ "پرانا عہد نامہ انجیل نہیں، بلکہ قرآن مجید ہے۔" ۵۰ صفحات کا یہ کتابچہ نیوز پرنٹ پر چھپا ہے اور مصنّف سے جامع مسجد خضریٰ - ڈسکہ (سیالکوٹ) سے پانچ روپے بطور قیمت ادا کرکے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (ادارہ)